﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

ترجمہ:(تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے)۔[البقرۃ:185]

رمضان کریم

فضائل، احکام اور پیغام



علامہ ثاقب گلزار

گوشۂ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد۔ پاکستان۔ فون: ۰۳۳۱۳۰۵۱۳۲۵

عنوان: رمضان کریم؛ فضائل، احکام اور پیغام

مصنف: علامہ ثاقب گلزار
(ایم فل: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)

نظرثانی: علامہ حافظ قاری لیاقت محمود
(مہتمم جامعہ رحمانیہ نور الاسلام-PWDاسلام آباد)

اشاعت: اول، مئی 2018ء

RAMADAN KARIM;
FADAIL, AHKAM, AUR PAIGHAM

By: ALLAMA SAQIB GULZAR

Reviewed by: ALLAMA HAFIZ QARI LIQAT MEHMOOD

First Edition: MAY 2018

Published by: GOSHA-E-TAHQIQAT-E-ISLAMI, Pakistan.

گوشۂ تحقیقات اسلامی
اسلام آباد۔ پاکستان۔ فون: ۰۳۳۱۳۰۵۱۳۲۲۵

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

انتساب

والد گرامی

الحاج گلزار حسین

کی دینی خدمات کے نام۔

فہرست

مقدمہ

رمضان المبارک ایک بار پھر ہماری زندگیوں پر سایہ فگن ہے۔اس ماہ مبارک کی برکتوں کا اندازہ اس سے لگائیں کہ رویت ہلال کے ساتھ ہی ایک خاص کیف و سرور سے قلب مؤمن سرشار ہو جاتا ہے۔یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زندگی کے اطوار ہی بدل گئے ہو۔ سحر وافطار کے بابرکت اوقات ہوں یاتلاوت قرآن کریم کا سوز، اہتمام تہجد ہو یامساجد میں مسلمانوں کا تراویح واعتکاف کے لئے جوق در جوق جمع ہونا، درورو سلام سے فضائوں کا گونجنا ہو یا نعت مصطفیٰ ﷺ سے مسلمانوں کا جھومنا، قیام اللیل ہو یا صوم النہار، ہر طرف خشوع وخضوع اور پر انوار نظارے اصحابِ معرفت کو اپنا گرویدہ کر لیتے ہیں۔

اس ماہِ کریم کی فضیلت واہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، یہ مختصر کتابچہ نظرِ قارئین کیا جارہاہے۔ جس میں رمضان کریم سے متعلقہ ضروری احکام کو آسان و سہل اسلوب سے پیش کیا گیاہے۔اس امید کے ساتھ کہ قارئین اس ماہ مبارک کا ہر لمحہ فیض باری تعالی سے مستفیض ہوکر، پیغام رمضان کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور سال بھر اپنے آپ کو رمضان کی تعلیمات میں ڈھالے رکھیں گے۔

نصر اللہ بن نعیم اللہ قریشی
گوشۂ تحقیقات اسلامی۔اسلام آباد

اسلام آباد
مئی 2018ء

ماہ رمضان المبارک کی اہمیت اور فضیلت

لفظ رَمَضَان "رمض" سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی حرارت اور تپش کے ہیں۔ چونکہ اس مہینے میں روزہ دار پر بھوک اور پیاس کی شدت، تیز دھوپ کی طرح سخت ہوتی ہے،اس لیے اسے ماہ رمضان کہتے ہیں یاجس طرح تیز دھوپ میں بدن جل جاتے ہیں اسی طرح اس ماہ مبارک میں گناہ بھی جل جاتے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کی یہ رمضاء سے بنا ہے اور یہ اس بارش کو کہتے ہیں جو زمین سے گردہ غبار کو دھو ڈالتی ہے اسی طرح ماہ رمضان بھی روزہ دار کے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اور ان کے دلوں کو گناہوں کی کثافت سے پاک کر دیتا ہے۔

اصطلاحی تعریف کی جائے تو رمضان المبارک تقویم اسلامی کا نواں مہینہ ہے، جس میں مسلمان روزے رکھتے ہیں۔

ماہ رمضان ہمارے لیے نا صرف باعث برکت ہے بلکہ اس کا ہر لمحہ قربت معرفت الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نبوی ﷺ میں اس ماہ مبارک کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔آئیں اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

1۔ **<u>قرآن پاک میں ماہ مبارک کا تذکرۃ</u>**: اس ماہ مبارک کی سب سے بڑی فضیلت تو یہ ہے کہ اللّٰہ تعالی نے اس کا تذکرہ اس کے نام کے ساتھ صراحتا قرآن پاک میں کیا ہے اور یہ اعزاز کسی دوسرے مہینے کو حاصل نہیں ہوا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ [البقرۃ: ۱۸۵]

ترجمہ: (رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا)۔

2۔ **<u>نزول قرآن کا مہینہ</u>**: اللہ تعالی نے اس ماہ مقدس کا انتخاب اپنی کتاب ہدایت کے نزول کے لیے کیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة: ۱۸۵]

ترجمہ: (رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے)۔

3۔ **استقبال رمضان کیلئے نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا:** اس بابرکت مہینے کی آمد کے لیے نبی کریم ﷺ رجب و شعبان سے ہی دعا مانگتے تھے: "یا اللہ! تو ہمیں رجب و شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان میں پہنچا دے"۔ امام بیہقی۔ رحمہ اللہ۔ حضرت انس بن مالک ۔رضی اللہ عنہ۔ سے روایت کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ، وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (شعب الإيمان)

4۔ **شعبان المعظم کے آواخر میں نبی کریم کا آمد ماہ رمضان کا خطبہ دینا:**

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيه رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ كُلُّنَا

يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْطِي اللهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔ (شعب الإيمان للبيهقي)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، جس میں فرمایا: "اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بابرکت مہینہ آرہاہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔اور اس کے قیام کو نفل (سنت) بنایا ہے۔ جو شخص اس میں بھلائی کے (مستحب) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے اس میں فرض ادا کیا، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے ہوں۔ یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے۔ اس میں مؤمن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا، تو وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے، اور اسے بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب میں ذرا بھر کمی نہ ہو گی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ اِفطار کرائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا، جس نے کچی (پانی ملے دُودھ کے گھونٹ) سے، یا ایک کھجور سے، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ

اِفطار کرادیا۔ اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا، اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے، جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت، درمیانہ بخشش اور آخری دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (ماتحت) کا کام ہلکا کیا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے، اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔

5۔ **ماہ رمضان کی مبارک دینا:** حضور ﷺ ماہ رمضان کی آمد پر صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو بشارت دیتے تھے، جیسا کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:«أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، (سنن النسائی)

ترجمہ: (تم میں ماہ رمضان مبارک آگیا ہے اللہ تعالی نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں)۔

6۔ **رمضان ماہ صیام ہے:** اس ماہ مبارک کا انتخاب خالق لم یزل نے ماہ صیام کے طور پر کیا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾[البقرۃ: ۱۸۵]

ترجمہ: (تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے پس وہ اس کے روزے رکھے)۔

اورارشاد نبوی ﷺ ہے:

«مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلاَ مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ» (صحیح البخاری)

ترجمہ: (جس نے بلاعذر یا بلا مرض ایک روزہ بھی ترک کیا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتے)

7۔ **ماہ قیام اللیل**: اس ماہ مبارک کے رات کے قیام (تراویح) کو سنت قرار دیا گیا: ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہُ فَرِیضَۃً، وَقِیَامَ لَیْلِہِ تَطَوُّعًا»

ترجمہ: اللہ تعالی نے اس کے روزے کو فرض اور رات کے قیام کو نفل (سنت تراویح) بنایا ہے۔

اور اس قیام کو سابقہ گناہ کی بخشش کا سبب بنا دیا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

ترجمہ (جس نے ماہ رمضان میں قیام کیا حالت ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے)۔ (صحیح البخاری)۔

8۔ **رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں**: ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ» (صحیح البخاری)

ترجمہ: جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں:

«إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ» (سنن النسائی)

اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں:

«إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ»

اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ كُلُّهَا، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ إِلَى آخِرِ الشَّهْرِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ إِلَى آخِرِ الشَّهْرِ، وَسُلْسِلَتْ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ فِطْرٍ يَعْتِقُهُمْ مِنَ النَّارِ»

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنتوں کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور مہینے کے آخر تک اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور رمضان کے آخر تک اس کوئی دروازہ نہیں کھلتا۔ اور شیاطین کے سرغنوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اور اللہ اپنوں بندوں کو ہر افطار کے وقت (جہنم سے) آزاد کر دیتا ہے۔ (المعجم الاوسط)

9۔ **ماہ لیلۃ القدر**: لیلۃ القدر جو ہزار مہیںوں سے افضل ہے وہ بھی اسی ماہ مبارک میں ہے: ارشاد باری تعالی ہے:

﴿انَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ○﴾ [القدر: ۱-۳]

ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اور حدیث سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میں ہے:

«شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ»

ترجمہ: یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

10۔ **ماہ اعتکاف**: ایک اور اہم عبادت اعتکاف ہے، جو کہ صرف اسی ماہ مبارک میں کی جاتی ہے: ارشاد نبوی ہے:

«مَنِ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ»

ترجمہ: (جو میرے ساتھ اعتکاف بیٹھنا چاہتا ہے وہ اس کے آخری عشرے میں بیٹھے) (السنن الکبری للبیہقی)۔

محترم قارئین! آپ نے ماہ رمضان شریف کے فضائل و مناقب قرآن واحادیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائے۔ درحقیقت یہ ماہ رحمت و مغفرت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہر صورت ہماری مغفرت کروانے اور جنت کے پروانے تقسیم کرنے کے لئے تشریف لاتا ہے۔ یقین جانیئے کہ رمضان المبارک کی ایک ایک ساعت اس قدر برکتوں اور سعادتوں کی حامل ہے کہ باقی گیارہ ماہ مل کر بھی، اس کی برابری نہیں کر سکتے۔

روزہ کی اہمیت وفضیلت

محترم قارئین! رمضان المبارک کو جو چیز باقی تمام مہینوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کا روزہ ہے۔ روزہ ارکان سلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»

ترجمہ: (اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (1)اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، (2) نماز قائم کرنا، (3) زکوۃ دینا، (4) حج کرنا (اگراستطاعت ہو)، (5) رمضان شریف کے روزے رکھنا)۔ (صحیح البخاری)

روزہ جسے عربی زبان میں صوم کہتے ہیں، اس کے معنی رکنا اور ترک کرنا کے ہیں: چونکہ نفس کا سرکش گھوڑا اس ماہ مبارک میں گناہوں کے ارتکاب سے رک جاتا

ہے اس لیے اس کو روزہ کہتے ہیں اور قرآن کریم نے بی بی مریم علیہا السلام کی خاموشی کو صوم سے تعبیر کیا ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا﴾ [مریم:۲۶]

جب کہ اصطلاح شریعت میں ایک مسلمان (بالغ اور مکلّف) کا عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے، جماع اور ہر اس کام -جس کا کرنا شریعت میں منع ہے- سے باز رکھنا اور وہ کرنا جس کا شریعت اسلامی میں حکم دیا گیا ہے؛ روزہ کہلاتا ہے۔

اب آیئے قرآن وحدیث کی روشنی میں روزہ کے کچھ فضائل کا مطالعہ کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں روزہ اور روزہ دار کا تذکرہ

فرضیت کا اعلان: روزوں کی فرضیت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ندائے محبت اور امم سابقہ کی تمثیل کے ساتھ قرآن پاک میں بیان فرمایا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرۃ:۱۸۳]

ترجمہ: (اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہیں تمھیں پرہیز گاری ملے)۔

روزے اور ماہ رمضان: روزوں کی فرض تعداد کو اللہ تعالی نے ماہ رمضان کے ساتھ محدد کیا ہے اور اس کا تذکرہ بھی قرآن پاک میں کر دیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرۃ:۱۸۵]

ترجمہ: (رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے)۔

روزہ دار سے مغفرت اور جنت کا وعدہ: قرآن پاک میں اللہ تعالی نے روزہ داروں سے بخشش اور جنت کا وعدہ کر رکھا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾[الأحزاب:۳۵]

ترجمہ: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اور ایمان والے اور ایمان والیاں، اور فرمانبر دار اور فرمانبر داریں، اور سچے اور سچیاں، اور صبر والے اور صبر والیاں، اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں، اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں، اور روزے والے اور روزے والیاں، اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں، اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اس نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

احادیث مبارکہ میں روزے اور روزہ دار کا تذکرہ

جس طرح ان قرآنی آیات سے روزے کی حکمت اور فرضیت بیان ہوئی، اسی طرح ان کی اہمیت کے بارے میں بے شمار احادیث بھی کتب احادیث میں وارد ہوئی

ہیں، جن سے ان کی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1۔ **گناہوں کا کفارہ**: رمضان المبارک کے روزے ایسی عبادت ہے جو گناہوں کے کفارہ کا سبب بنتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

:«مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

ترجمہ: (جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے)۔ (صحیح البخاری)

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

«مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ، بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا»

ترجمہ: (جس نے ایک روزہ اللہ تعالی تعالی کے لئے رکھا اللہ اس سے جہنم کو ستر سال کی مسافت سے دور کردے گا)۔ (صحیح البخاری)

روزہ دار کے لیئے آخرت میں ہی اجر عظیم کا وعدہ نہیں، بلکہ یہ ایسی عبادت ہے جو بندے کو دنیاوی، روحانی، مادی، طبّی،اخلاقی، نفسیاتی اور ہر قسم کی برائیوں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

«الصِّيَامُ جُنَّةٌ»صحیح البخاری

ترجمہ: (روزہ ڈھال ہے)۔

2۔ **روزہ دار کے لئے دو خوشیوں کا اعلان**: روزہ دار جب اللہ تعالی کے حکم کی بجاآوری کرتے ہوئے دن بھر کھانے پینے اور ممنوعہ احکامات سے خود کو روکتا ہے، تو

جہاں وہ افطار کرتے ہوئے خالق کائنات کی نعمتوں سے مسرور ہوتا تو ساتھ ہی آخرت میں وہ اپنے رب کے دیدار کا مژدہ جانفزا پاتا ہے۔ارشاد نبوی ہے:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ

ترجمہ: (روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت)۔ » (صحیح مسلم)

3۔ **جنت کا ایک دروازہ مختص**: پیاسے کو عرب عطشان کہتے ہیں اور اس کی ضد کو ریان، چونکہ روزہ دار دنیا میں شدت پیاس صرف اللہ تعالی کے لئے برداشت کرتے ہیں، اس لئے انہیں آخرت میں ایک بڑے اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اور وہ یہ کہ ان کے لیے جنت میں داخلہ کا ایک خاص دروازہ کھولا جائے گا، جس کا نام ریّان ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ»

ترجمہ: بیشک جنت کے ایک دروازہ کو الریان کہا جاتا ہے روز قیامت اس سے صرف روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ جب وہ داخل ہو جایں گے تو دروازہ بند کر دیا جاے گا اور اس میں سے کوئی اور نہیں داخل ہو گا۔ (صحیح البخاری)

4۔ **روزہ دار کے خاص انعامات**: روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ خود عطا کرے گا۔ اور اس اجر کی حد کیا؟ جس کو جتنا چاہے عنایت کرے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ»

ترجمہ : (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا)۔ (صحیح البخاری)

اور ارشاد نبوی ﷺ ہے :

«وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ»

ترجمہ : (اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے)۔ (صحیح البخاری)

5۔ **روزہ گناہوں کے خلاف ڈھال**: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«الصَّوْمُ جُنَّةٌ»

ترجمہ: روزہ ڈھال ہے۔ (سنن الدارمی)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں بھلائی کا راستہ نا بتاؤں؟ اور پھر فرمایا:

«الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلاَةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ»

ترجمہ : (روزہ ڈھال ہے، صدقہ خطاؤں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور نوجوان کی رات کی عبادت)۔ الترمذی

6۔ **سحر و افطار کو برکت و خیر سے تعبیر کیا گیا**: احادیث مبارکہ میں افطار کی نعمت کو روزہ دار کے لیے خوشی قرار دیا گیا اور سحری کو برکت۔ ارشاد نبوی ہے :

«تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً» صحیح البخاری

ترجمہ : (سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے)۔

سھل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ» صحیح البخاری

ترجمہ: لوگ (امت) ہمیشہ بھلائی پہ ہوں گے جب افطار میں جلدی (وقت ہو جانے کا بعد) کریں گے۔

اور فرمایا:

فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ

ترجمہ: روزہ دار کے لئے افطار میں خوشی ہے۔

آداب روزہ

روزہ دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان یا عمل سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ دے جھوٹ، غیبت، بہتان، تہمت، دشنام طرازی، لڑائی جھگڑے اور بیہودگی سے نا صرف خود اجتناب کرے بلکہ دوسروں کا جواب نہ دے کر انہیں بھی محفوظ کرے اور اچھے انداز سے بات کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وإذا كانَ يَوْمُ صَومِ أَحَدِكُمْ، فَلا يَرْفُثْ، ولا يَجْهَلْ، فَإِنْ سابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. صحیح البخاری

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ گناہ اور جہالت والے کام نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اسے گالی دے یا لڑائی کرے تو یہ کہے میں روزہ دار ہوں۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لم يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعملَ بِه، والجهلَ، فَلَيْسَ لله حَاجَةٌ في أَن يَدَعَ طَعامَهُ وشرابَهُ ". صحیح البخاری

ترجمہ: جو برائی کی باتیں اور ان پر عمل نھیں ترک کرتا تو اللہ تعالی کو اس کے اس کے ترک طعام کی کوئی حاجت نہیں۔

اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

«كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ» (سنن الدارمی)

ترجمہ: کئی روزہ دار ایسے ہیں کہ روزے سے بھوک پیاس کے سوا انہیں کچھ نہیں ملتا اور کئی راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے ایسے ہیں کہ ان کے اِس قیام سے رات جاگنے کے سِوا کچھ نہیں ملتا۔

جھوٹ، غیبت اور بد کلامی وغیرہ سے اگرچہ روزہ ٹوٹتا نہیں ہے، لیکن ان سے روزہ دار کا اجر و ثواب کم ہو جاتا ہے، لہٰذا روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ درج بالا دونوں احادیث کی روشنی میں؛ فحش گوئی سے اجتناب کرے۔ خوش کلامی، حسن سلوک اور اچھے معاملات سے تقوی کی منازل طے کرتے ہوئے قرب الٰہی کی مٹھاس سے روشناس ہو۔

مقاصد روزہ

قرآن حکیم نے مقصد روزہ حصول تقوی کا ذریعہ بیان کیا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ○﴾[البقرة: ۱۸۳]

بظاہر یہ ایک مشقت والی عبادت ہے لیکن حقیقت میں اپنے مقاصد اور نتائج کے لحاظ سے ایک اکسیر ہے۔ یہ دنیا میں موجب راحت اور آخرت میں باعث رحمت ہے۔ اس کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ انسان کچھ دیر کے لئے تمام اہم لذات مادی کی طرف سے بے توجہ ہو کر روح کو اپنی صفائی و پاکیزگی کی جانب متوجہ ہونے کا موقع دے۔ یہ تعمیل حکم خالق میں تزکیہ نفس اور تربیتِ جسم دونوں کے لئے ایک بہترین دستور العمل ہے۔ روزہ سے حاصل ہونے والے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مادیت پسندی کی بجائے روحانیت سے تعلق قائم کرنا۔

2۔ بھوک اور پیاس کو نا صرف خود برداشت کرنا بلکہ معاشرہ میں موجود غرباء کا احساس کرنا اور ان کی مدد کی کوشش کرنا۔

3۔ روزہ چونکہ ایک مخفی عبادت ہے لہٰذا اس سے انسان میں جہاں عبادات میں خلوص پیدا کرنا درکار ہے وہاں ریاکاری اور دکھاوے سے بچانا بھی۔

4۔ امیر و غریب پر ایک جیسی فرضیت، سحر وافطار کے ایک جیسے اوقات اور ان کے لئے ایک جیسے اجر کا وعدہ ہے۔ جس سے اسلامی معاشرے میں مساوات کا اہم پہلو ظاہر ہوتا ہے۔

5۔ نظم وضبط اور پابندیٔ اوقات بھی روزہ کا ایک اہم مقصد ہے۔

6۔ روزے کا ایک تربیتی پہلو ضبط نفس، ثابت قدمی اور استقلال جیسی خوبیوں کا پیدا کرنا ہے، تاکہ نفسانی اور جنسی خواہشات میں بے راہ رو ہو کر قیمتی جوہر کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

مسائل واحکامات روزہ

1۔ **روزہ کی فرضیت**: روزہ ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت دونوں پر یکساں طور پر فرض ہے اور بغیر کسی سخت مجبوری کے، اس کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۝﴾ [البقرۃ: ۱۸۴]

ترجمہ: گنتی کے دن ہیں، تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو، تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو

اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ، تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

2۔ **سحری اور افطاری کے اوقات کا تعین**: روزے کے اوقات سحر وافطار کو بھی قرآن کریم نے مقرر فرمایا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾[البقرة:۱۸۷]

ترجمہ: (کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے 'پو پھٹ کر'، پھر رات آنے تک روزے پورے کرو)۔

3۔ **سحری کا مسنون طریقہ**: سحری اس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے کچھ پہلے کھایا جائے۔ رمضان میں روزے کی نیت سے اس وقت کھانا سحری کہلاتا ہے۔

سحری کھانا سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ سحری کے کھانے کو برکت فرمایا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً» (صحیح البخاری)

ترجمہ: سحری کھاؤ کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

سحری کھانا چاہئے کیوں کہ آپ ﷺ کی سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانے کی خواہش نہ بھی ہو، تب بھی سنت پر عمل کرنے کے لئے کچھ نا کچھ ضرور کھا لیں، یا کم از کم پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیں۔

سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب ہے، لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ دوران اذانِ فجر بھی کھانا پینا جاری رہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اوقات معینہ جو کہ کیلنڈر کی صورت میں بآسانی میسر ہیں، ان کی پیروی کی جائے۔

4۔ **افطار کا مسنون طریقہ**: جب سورج غروب ہونا یقینی ہو جائے تو روزہ دار کا کھانا یا پینا افطار کہلاتا ہے۔ مستحب یہ ہے کہ روزہ کھجور یا پانی کے ساتھ افطار کیا جائے۔ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ " (سنن ابن ماجه)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو وہ کھجور سے کرے اور جو کھجور نہ پائے تو وہ پانی سے کرے کہ پانی طاہر ہے۔

افطار میں جلدی کرنا بھی سنت ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ». صحیح البخاری۔

ترجمہ: میری امت کے لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔

افطار میں جلدی کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہی کھانا پینا شروع کر لیا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ غروب آفتاب کے یقین کے بعد، محض شک و شبہ اور وہم کی بناپر دیر نہیں کرنی چاہئے۔

سحری ہو یا افطار روزہ دار کو چاہیے کے وہ کھانا کم کھائے تاکہ روزہ کے فوائد ومقاصد حاصل ہوں۔آج کل لوگ رمضان کریم میں کھانے پینے میں اس قدر اسراف سے کام لیتے ہیں کہ روزہ کے مقاصد وفوائد کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے ۔ اور روزہ دار روزہ کے فوائد کے بجائے،زیادہ کھانے کے نقصانات اور بیماریوں کا سامنا کرتے گزار دیتا ہے۔

مفاسد روزہ

بنیادی اصول یہ ہے کہ روزے کی حالت میں کھانا پینا اور جماع کا ترک کرنا فرض ہے، پس جب کوئی اس کے خلاف کرے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

ان کے علاوہ وہ امور جن سے روزہ ختم ہو جاتا ہے ان کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ مفاسد جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

وہ امور جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:

1۔ روزہ دار کے منہ میں زبردستی کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی۔

2۔ روزہ یاد تھا اور کلی کرتے ہوئے بلا ارادہ حلق سے پانی اتر گیا۔

3۔ خود بخود قے ہوئی اور پھر قصداً گوٹالی۔

4۔ قصداً منہ بھر کر قے کی۔

5۔ سورج غروب ہو جانے کے گمان سے یا طلوع صبح صادق کے نہ ہونے کے گمان سے کھا یا پی لینا۔

6۔ دانتوں کے خون کو نگل لینا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔

7۔ بھول کر کوئی چیز نگلی اور یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر ارادے سے کچھ کھالیا۔

8۔ دانتوں میں کھانے کے بچے ہوئے اجزاء کو زبان لگا کر نگل جانا، جب کہ وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے زیادہ۔ اگر چنے سے کم تھی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن اگر منہ سے نکال کر واپس نگل لی تو چنے سے کم پر بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

دوسری قسم: وہ مفاسد جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں

وہ امور جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ یہ ہیں:

1۔ رمضان کا روزہ رکھ کر ایسی کوئی چیز قصداً کھا پی لی جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

2۔ صحبت کر لی۔

3۔ قصداً آنکھ میں دوائی یا سرمہ لگایا پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا، جان بوجھ کر کھا پی لیا۔

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

1۔ خود بخود قے ہونے سے یا کھٹے ڈکار آنے سے۔

2۔ احتلام سے۔

3۔ مسواک کرنے سے۔

4۔ بچے کو دودھ پلانے سے۔

5۔ خوشبو، سرمہ یا تیل لگانا-

6۔ زخم سے خون یا پیپ بہنے سے۔

روزہ کا کفارہ

شریعت مطہرہ میں کفارہ ادا کرنے میں تین امور مذکور ہیں:

پہلا غلام آزاد کرنا (مگر اب غلام آزاد کرنے کا زمانہ نہیں ہے اس لئے) اب دو صورتیں ہیں دو ماہ لگاتار روزے رکھنا، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو (یا

کسی ایک مسکین کو ساٹھ دن تک) دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا۔ (یہ کھانا معیار میں ایسا ہو جو وہ خود کھاتا ہو) یا ہر مسکین کو ایک صدقہ ء فطر کی مقدار یعنی دو کلو گرام گندم یا اس کی قیمت دینا۔

پہلے عشرے کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے بخشش دے مجھ پر رحم فرما، توسب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

دوسرے عشرے کی دعا۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ترجمہ: میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا/مانگتی ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا/کرتی ہوں۔

تیسرے عشرے کی دعا۔

اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّا تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس ہمیں معاف فرمادے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ اللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ.

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا ہے، اور عظمت والا ہے، اور ہیبت والا، اور قدرت والا اور بڑائی والا، اور سطوت والا، پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے، زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لئے نیند ہے، اور نہ موت ہے۔ وہ بے انتہا پاک ہے، بے انتہا مقدس ہے، ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔ الٰہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے۔ اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے۔

رمضان کریم کی تربیت کو سال بھر جاری رکھیں!

قارئین کرام! روزہ چونکہ ایسی عبادت ہے جس سے مومن کی تربیت کی جاتی ہے۔ اور اسے ایمان و تقوی کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے تاکہ:

- ✓ وہ سال بھر اسی طرح مالک حقیقی کے سامنے سرنگوں رہے۔
- ✓ اللہ تعالی کے اوامر ونواہی کو بہر صورت عمل پیرا رہے۔
- ✓ بندہ اپنے آپ کو اچھے اعمال سے پیوستہ اور برے اعمال سے دور رکھے۔
- ✓ اس کی مخلوق کا ہمدرد اور غم خوار رہے۔

مگر جب ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں، تو معاشرے کا ایک انتہائی افسوس ناک پہلو ابھر کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ ہماری مساجد جہاں چند دن پہلے ماہ رمضان کریم میں، پاؤں رکھنے کی جگہ تک نہ تھی آج وہی مساجد مرثیہ خواں ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے

کہ کیا نماز صرف رمضان کریم میں ہی فرض ہے ؟، کیا با جماعت مسجد میں نماز پڑھنا بھی اسی ماہ کریم کا خاصہ تھا؟اور کیااس کے بعد ان تمام امور کا اہمیت کم ہو جاتی ہے ؟

اسی طرح جہاں کچھ دن پہلے گھروں اور محلوں اور علاقہ بھر کے کونے کونے سے تلاوت وذکر کی آوازیں قلوب واذہان کو سرور بخشا کرتی تھیں، اب وہیں محافلِ رقص وسرود کی بھرمار ہے۔ کیا قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر واذکار کو صرف تیس دن کے لیئے مقرر کیا گیا ہے ؟، کیا بری محافل سے بچنا صرف رمضان کریم میں ہی فرض تھا؟اس کے بعد ہر برائی کرنے کی آزادی ہے ؟اور اگر ہے تو یہ آزادی کس نے دی؟

اس تمام صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمیں نہ صرف اپنے اس طرز عمل کو بدلنے کی ضرورت ہے بلکہ معاشرے کے ہر فرد کو رمضان کریم کا یہ پیغام سال بھر عمل کے ذریعے پہنچانا ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو توفیق عطافرمائے۔آمین۔

اللھم صل علی محمد و علیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔